جلد ۲۹ | ۴ وفا ہش ۱۳۲۰ | ۸ جمادی الاخری ۱۳۶۰ھ | ۴ جولائی ۱۹۴۱ء | نمبر ۱۴۹

روزنامہ الفضل قادیان —— ۸ جمادی الاخری سنہ ۱۳۶۰ھ

ہندوستانیوں کا علمی مذاق اور جماعت احمدیہ

کلکتہ میں ایک امپیریل لائبریری ہے جس کی سالانہ رپورٹ بابت سنہ ۴۰-۱۹۳۹ء حال میں شائع ہوئی ہے۔ اپنے ملک کے علمی رجحانات کا اندازہ لگانے کے لئے اس پر ایک سرسری نظر ڈالنا خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔

اس رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ادبی ناولوں اور قصوں کا مطالعہ کرنے والوں کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔ تاریخی کتب کا مطالعہ کرنے والوں کا نمبر دوسرا ہے۔ لیکن ادبی لٹریچر پڑھنے والے ان سے پانچ گنا زیادہ ہیں۔ رپورٹ مظہر ہے۔ کہ "تعلیم کی مقبولیت رفتہ رفتہ کم ہوتی جاتی ہے۔" اس سال تعلیمی کتب صرف ۱۶۸۱ پڑھی گئیں۔ اور اس سال اس شعبہ کے مطالعہ کرنے والوں کا نمبر نواں ہے۔

اس سلسلہ میں ناظرین یہ معلوم کرکے حیران ہوں گے۔ کہ سال بھر میں عارضی مطالعہ کے لئے صرف ۱۰۳۲۵ کتب حاصل کی گئیں۔ جو گزشتہ سال سے بھی ۴۸۷ کم تھیں۔ ان میں سے ۸۲۲ کتب سرکاری ضروریات کے سلسلہ میں جاری کی گئیں۔ اور صرف ۹۴۹۳ عوام نے مطالعہ کے لئے حاصل کیں۔ علمی تحقیق کے لئے جو آسانیاں مہیا کی گئی ہیں۔ ان سے سال بھر میں صرف تیس اشخاص نے فائدہ اٹھایا جن میں اکثریت مقامی باشندوں کی تھی۔ سال بھر میں جو ۱۰۳۲۵ کتب عارضی مطالعہ کے لئے دی گئیں۔ ان میں سے ۹۶ فیصدی مقامی مطالعہ کنندگان نے حاصل کیں۔

سال زیر رپورٹ میں ۹۸۶۳ نئی کتب داخل لائبریری کی گئیں۔ جن میں سے ۳۱ ۷۷۷ انگریزی کی۔ ۲۶۹ بنگالی ۱۲۴ اردو ۱۱۲ سنسکرت۔ ۶۱ ہندی۔ ۷۱ عربی۔ ۶۲ فارسی۔ ۳۳ فرانسیسی ۲۸ جرمن زبانوں کی تھیں۔

یہ اس لائبریری سے استفادہ کی کیفیت ہے۔ جو حکومت ہند کی طرف سے بہت بڑے اخراجات کے ساتھ اہل ملک کی علمی ترقی کے لئے جاری ہے۔ یعنی اس سے عارضی مطالعہ کے لئے سال بھر میں صرف ۱۰۳۲۵ کتب حاصل کی گئیں۔ اور ان میں بھی زیادہ تر ناول اور قصے وغیرہ یا دیگر ادبی مذاق کی کتابیں تھیں۔ اگر تمام ہندوستان کو جانے دیا جائے۔ اور صرف کلکتہ کی آبادی کو ہی پیش نظر رکھا جائے۔ جو کئی لاکھ کی ہے۔ تو معلوم ہو سکتا ہے کہ ہمارے ملک کا علمی مذاق کس سٹیج پر ہے۔

ایک اور قابل ذکر بات یہ ہے۔ کہ مذہب سے تعلق رکھنے والی کتب کے متعلق اس رپورٹ میں کوئی ذکر نہیں جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یا تو کسی نے کوئی مذہبی کتاب مطالعہ کے لئے حاصل ہی نہیں کی۔ اور یا ایسا کرنے والوں کی تعداد برائے نام ہے۔ یا پھر یہ کہ اس لائبریری میں مذہبی کتابوں کا کوئی انتظام ہی نہیں۔ کوئی پہلو بھی ہو۔ اس سے ظاہر ہے کہ مذہبیات سے لوگوں کی دلچسپی روز بروز کم ہو رہی ہے۔

اس کے بالمقابل ذرا یہ بھی دیکھئے۔ کہ قادیان ایک چھوٹی سی بستی ہے جس میں احمدیوں کی آبادی چند ہزار سے زیادہ نہیں۔ اس میں بچے۔ بوڑھے۔ مرد۔ عورتیں۔ اور ان پڑھ سب شامل ہیں۔ لیکن یہاں جو لائبریری قائم ہے۔ اور جو کلکتہ کی امپیریل لائبریری سے بلحاظ وسعت اور انتظامات کوئی نسبت ہی نہیں رکھتی۔ اس میں ادبی کتابیں۔ ناول اور قصہ جات کی فراہمی کا بھی کوئی خاص اہتمام نہیں۔ زیادہ تر تعداد مذہبی کتب کی ہے۔ اور اسی شعبہ کی کتب کی فراہمی پر زیادہ توجہ دلائی جاتی ہے۔ اس کے متعلق صدر انجمن احمدیہ کی سالانہ رپورٹ سنہ ۴۰-۱۹۳۹ء میں جو کچھ لکھا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس سال ۸۵۹۴۳ افراد نے لائبریری سے عارضی مطالعہ کے لئے کتب حاصل کیں۔ سلسلہ کی ضروریات مثلاً مناظرات اور جلسوں یا مختلف دفاتر اور ایڈیٹران اخبارات کے لئے جو کتب جاری کی گئیں۔ وہ ان کے علاوہ ہیں۔ اور ان کی تعداد ۲۶۳۲ ہے۔

اس سے اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کا علمی مذاق اللہ تعالیٰ کے فضل سے کس قدر ترقی کر رہا ہے۔

یہ صرف ان کتابوں کے مطالعہ کے اعداد و شمار ہیں۔ جو یا تو دوسری جگہ سے دستیاب نہیں ہو سکتیں۔ یا اتنی گراں قیمت پڑ سکتی ہیں۔ کہ ہر شخص آسانی سے خرید نہیں سکتا۔ ان کے علاوہ مذہبی کتب کا مطالعہ بہت وسیع پیمانہ پر کیا جاتا ہے۔ اور پھر اس کا باقاعدہ امتحان لیا جاتا ہے۔

غرض یہ دعوے کے ساتھ کہا جا سکتا ہے۔ کہ اپنی تعداد کے لحاظ سے مختلف علوم کی کتب کا مطالعہ کرنے والوں کی جو نسبت جماعت احمدیہ میں پائی جاتی ہے۔ وہ کسی اور مذہب۔ اور قوم کے لوگوں میں قطعاً نہیں پائی جاتی۔ اور جماعت احمدیہ کو یہ امتیاز اس انسان کی غلامی میں داخل ہونے کی وجہ سے حاصل ہو رہا ہے۔ جسے خدا تعالیٰ نے موجودہ زمانہ میں اسلام کو علمی رنگ میں غالب کرنے کے لئے مبعوث فرمایا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

معرفت الٰہی کی ضرورت

"تقویت ایمان کی بڑی ضرورت ہے۔ بغیر ایمان کے اعمال مثل مردہ کے ہوتے ہیں۔ ایمان ہو تو انسان کو وہ معرفت حاصل ہوتی ہے۔ جس سے وہ آسمان کی طرف مصعود ہوتا ہے۔ اور اگر یہ نہ ہو تو نہ برکات حاصل ہوتے ہیں۔ نہ خوشی حاصل ہوتی ہے۔ خدا کو دیکھنے کے بعد جب کوئی عمل کیا جائے۔ تو جو اس عمل کی شان ہوگی۔ کیا ویسی کسی دوسرے کی ہو سکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ جس قدر امراض عمل کی کمزوری اور تقوے کی کمزوری کے دیکھے جاتے ہیں۔ ان سب کی اصل جڑ معرفت کی کمزوری ہے ایک کیڑے کی بھی معرفت ہوتی ہے تو انسان اس سے ڈرتا ہے۔ پھر اگر خدا کی معرفت ہو تو اس سے کیوں نہ ڈرے۔ غرضیکہ معرفت کی بڑی ضرورت ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ اگرچہ ہماری جماعت تو بڑھ رہی ہے۔ لیکن ابھی پوست ہی بڑھتا ہے۔ اگر مغز بڑھے تو بات ہے۔ بار بار خیال آتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کیا ہی قوت قدسیہ ہے کہ آپ پر ایمان لا کر صحابہ کرام نے یکدفعہ ہی دُنیا کا فیصلہ کر دیا۔ جان سے بڑھ کر کیا شے ہوتی ہے۔ اپنے خون سے دین پر مہریں لگا دیں۔ اب لوگ بعیت کرتے ہیں تو دیکھا جاتا ہے کہ ساتھ ہی مخفی اغراض دنیا کے بھی لاتے ہیں۔ کہ فلاں کام دنیا کا ہو جاتے یہ ہو جائے۔ یہ سچ ہے کہ جو مومن ہو جاتا ہے۔ تو خدا تعالےٰ ہر ایک مشکل کو اس کی آسان کر دیتا ہے۔ مگر سب سے اول معرفت ضروری ہے۔ پھر خدا تعالےٰ خود اس کی ہر ایک ضرورت کا کفیل ہوگا۔" (البدر ۷ ر اگست ۱۹۰۳ء)

مدینۃ المسیح

قادیان ۲ ر وفا ۱۳۲۰ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق سوا نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کے درد نقرس میں نسبتاً کمی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے الحمدللہ

حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو جگر اور آنکھوں میں تکلیف ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں۔

مولوی محمد یار صاحب عارف اور مولوی محمد سلیم صاحب کو نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے وزیر آباد کے جلسہ میں بھیجا گیا ہے۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

ہندوستان کے مندرجہ ذیل اصحاب ۲۱ ۶/۴۱ سے ۲۸ ۶/۴۱ تک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بعیت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

۱۸۶۰۔ محمد شریف صاحب بہاولنگر۔ بہاولپور
۱۸۶۱۔ نذیر احمد صاحب "
۱۸۶۲۔ رحمت خان صاحب "
۱۸۶۳۔ محمد پناہ صاحب "
۱۸۶۴۔ محمد امین صاحب "
۱۸۶۵۔ محمد انور صاحب "
۱۸۶۶۔ محمد افضل صاحب "
۱۸۶۷۔ محمد اسلم صاحب "
۱۸۶۸۔ ولی محمد صاحب "
۱۸۶۹۔ اللہ داد صاحب "
۱۸۷۰۔ عطا محمد صاحب نمبردار "
۱۸۷۱۔ سردار خان صاحب "
۱۸۷۲۔ بشیر احمد صاحب "
۱۸۷۳۔ محمد شریف صاحب "
۱۸۷۴۔ کھنہ صاحب سرگودہا
۱۸۷۵۔ مہر محمد صاحب "
۱۸۷۶۔ شریف دین صاحب "
۱۸۷۷۔ شیر محمد صاحب "
۱۸۷۸۔ سردار محمد صاحب "
۱۸۷۹۔ حسین بی بی صاحبہ "
۱۸۸۰۔ زینب بی بی صاحبہ "
۱۸۸۱۔ مرزا عبد العزیز بیگ صاحب حیدر آباد دکن

۱۸۸۲۔ عنایت اللہ صاحب سیالکوٹ
۱۸۸۳۔ علی محمد صاحب ہوشیارپور
۱۸۸۴۔ غلام محمد صاحب پونچھ
۱۸۸۵۔ عبدالشکور صاحب انبالہ
۱۸۸۶۔ حسن دین صاحب بہاولپور
۱۸۸۷۔ احمد النساء صاحبہ رہتک
۱۸۸۸۔ فیض بخش صاحب لاہور
۱۸۸۹۔ مہر الدین صاحب امرتسر
۱۸۹۰۔ سردار محمد صاحب امرتسر
۱۸۹۱۔ سردار بی بی صاحبہ "
۱۸۹۲۔ مختار بی بی صاحبہ "
۱۸۹۳۔ ریشم بی بی صاحبہ "
۱۸۹۴۔ لطیف احمد صاحب لاہور
۱۸۹۵۔ نصرت بیگم صاحبہ "
۱۸۹۶۔ ظفر احمد صاحب "
۱۸۹۷۔ شفقت احمد صاحب "
۱۸۹۸۔ صادق حسین صاحب سیالکوٹ
۱۸۹۹۔ بہادر صاحب گجرات

۱۹۰۰۔ برکت علی صاحب سیالکوٹ
۱۹۰۱۔ روشن دین صاحب "
۱۹۰۲۔ نبی بخش صاحب عرف بوٹا گورداسپور
۱۹۰۳۔ سیدہ خورشید صاحبہ دہلی
۱۹۰۴۔ ہاجرہ بی بی صاحبہ کپورتھلہ
۱۹۰۵۔ شکر الدین صاحب گورداسپور
۱۹۰۶۔ جیونی صاحبہ "
۱۹۰۷۔ رحمت علی صاحب "
۱۹۰۸۔ ہاجرہ صاحبہ "
۱۹۰۹۔ رشیدہ بی بی صاحبہ "
۱۹۱۰۔ اللہ دین صاحب "
۱۹۱۱۔ ساوا صاحب سرگودہا
۱۹۱۲۔ غلام محمد صاحب شیخوپورہ
۱۹۱۳۔ محمد حسین صاحب "
۱۹۱۴۔ سردار محمد صاحب "
۱۹۱۵۔ برکت علی صاحب "
۱۹۱۶۔ مقبول محمد صاحب "
۱۹۱۷۔ محمد انور صاحب "

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا (۱) مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری قادیان چند دنوں سے بخار بیمار ہیں اور ضعف زیادہ ہے (۲) سیدوالا کی ایک مخلص احمدی بیوہ کا لڑکا عبد العزیز بعارضہ سل ودق بیمار ہے ان کی صحت کے لئے دعا کی جائے (۳) مبارک احمد صاحب انبالہ چھاؤنی۔ محمد یسین صاحب ابن مولوی محمد عثمان صاحب لکھنوی امتحانات میں شریک ہو رہے ہیں ان کی کامیابی کے لئے دعا کی جائے۔

مدرسہ احمدیہ کی فٹ بال ٹیم کی کامیابی مدرسہ احمدیہ قادیان کی فٹ بال ٹیم ۲۵ جون کو دھاری وال گئی۔ جہاں "گورکھا گارڈ" سے فٹ بال کا میچ کیا اور ایک گول پر جیتا۔ ۲۶ جون کو "سوشل کلب" سے بھی ایک گول پر فاتح رہی۔ خاکسار شریف احمد انچارج گیمز مدرسہ احمدیہ

شکریہ ولادت جناب شیخ سلطان علی صاحب گرداور قانونگوئی موچی والہ نے مبلغ ۳ تین روپے اپنے ہاں لڑکا تولد ہونے کی خوشی میں اس غرض کے لئے ارسال کئے ہیں۔ کہ کسی غریب خواہشمند کے نام الفضل جاری کر دیا جائے۔ احباب ان کے بچہ کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالےٰ اسے خادم دین اور با اقبال بنائے۔

امتحانات میں کامیابی (۱) بفضلہ تعالےٰ میرے بھائی سید منصور احمد شاہ صاحب بخاری نے امسال پنجاب ویٹرنری کالج سے اعلیٰ نمبر حاصل کر کے ایل۔ وی۔ پی کی ڈگری حاصل کی ہے۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ عاجزہ سیدہ ممتاز جہاں بخاری بی والے سٹوڈنٹ از بھوپال (۲) اللہ تعالےٰ نے اس عاجز کو ایس۔ اے۔ وی کے امتحان میں ۶۱۰ نمبروں پر شاندار کامیابی عطا فرمائی ہے۔ خاکسار عبد الرحمٰن بی۔ اے سیکنڈ ماسٹر ۳۳۲ ج ب

دعائے مغفرت ہماری جماعت کے ایک مخلص دوست مستری غلام قادر صاحب شیخ پور ضلع گجرات کے رہنے والے اپنے گاؤں میں ۳ جون کو بعارضہ تپ محرقہ وفات پا گئے ہیں اناللہ وانا الیہ راجعون احباب دعائے مغفرت کریں۔ [illegible]

بلعم کے واقعہ میں موجودہ زمانہ کے متعلق پیشگوئی

اخلد الی الارض کا واقعہ جو بلعم باعور کے متعلق سمجھا گیا ہے۔ یہ صرف بطور قصہ ذکر نہیں ہوا۔ بلکہ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دشمنوں، اور مخالف گدی نشینوں اور پیروں کی نسبت ایک بہت بڑی پیشگوئی تھی۔ جس کا ایک پہلو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت اول میں وقوع میں آیا۔ اور دوسرا پہلو اب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دوسری بعثت میں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے ظہور میں آئی۔ یہ پیر اور گدی نشین لوگ جو مشائخ وقت قرار دیئے جاتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پہلے انہیں بہت بڑی قبولیت حاصل تھی لیکن جس طرح بلعم حضرت موسےٰ علیہ السلام کے وقت ایک نبی کی مخالفت کر کے برباد ہوگیا۔ اور خدا نے اسے کُتے سے تشبیہ دی۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت یہ لوگ ایک قوم کی قوم پائی جائے گی۔ اور بلعم کی طرح ہر ایک قوم کے یہ اولیاء اور خدا کے مقرب کہلانے والے لوگ ہی آخر مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت کریں گے۔ اور لوگوں کو آپ کی طرف جانے سے روکیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے سے پہلے تو یہ لوگ صاحب کرامات تھے۔ ان کی دعائیں بھی قبول ہوتی تھیں۔ اور ان سے کرامات بھی ظاہر ہوتی تھیں لیکن جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ظاہر ہوئے تو ان لوگوں نے سمجھا۔ کہ اب اگر ہم بیعت کریں۔ تو ایک طرف ہماری پیری اور نذریں۔ نیازیں ہاتھ سے جاتی رہینگی اور دوسری طرف لوگ ہماری مخالفت بھی کریں گے۔ اور اس طرح ہم ذلیل ہو جائیں گے۔ اس طرح جب یہ لوگ مخالف ہوگئے۔ تو خدا تعالےٰ نے ان سے وُہ تمام برکتیں چھین لیں۔ اور

ان لوگوں نے باوجود یکہ خدا کے مسیح کے ہزارہا نشانِ صداقت مشاہدہ کئے پھر بھی انکار ہی کیا۔ اور بلعم کی طرح ذلیل ہو گئے۔

کُتّے کی مماثلت اس لئے پیش کی۔ کہ کتے پر خواہ حملہ کیا جائے۔ یا نہ کیا جائے۔ دونوں حالتوں میں زبان نکال کر ہانپتا رہتا ہے۔ چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ بصورتِ حملہ اور بصورتِ ترک حملہ دونوں حالتوں میں کچھ نہ کچھ فرق نمایاں ہوتا۔ لیکن باوجودیکہ حالتیں مختلف ہیں۔ لیکن نتیجہ میں کچھ فرق نہیں پایا جاتا۔ اسی طرح ان پیروں اور گدی نشینوں اور صوفی کہلانے والے مخالفین کا حال ہے۔ کہ نشانات کی کثرت کے ظہور سے پہلے بھی تکذیب کرنے والے ہوئے۔ اور جب نشانوں سے زمین و آسمان۔ اور بحر و بر تک بھر گئے پھر بھی تکذیب کرتے رہے۔ حالانکہ چاہیئے تھا۔ کہ نشانوں سے قبل اور نشانوں کے ظہور کے بعد کچھ نہ کچھ ضرور فرق دکھاتے لیکن کچھ فرق نہیں دکھایا۔ بلکہ دونوں حالتوں میں تکذیب ہی تکذیب کی۔ اور اس طرح ان کی حالت بالکل کُتّے کی حالت کے مشابہ ٹھہری ؛۔

غرض جو نمونہ آج انہوں نے مخالفت اور تکذیب کا دکھایا۔ وُہی حضرت کلیم اللہ کے وقت بلعم نے دکھایا۔ اور حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء کی مخالفت کرنے والے صوفی تو بلعم سے بھی بدتر ٹھہرے۔ اس لئے کہ انہوں نے پہلے کی لغزش کے بعد لغزش کھائی۔ اور عبرت کے نشان سے کچھ بھی فائدہ نہ اُٹھایا۔ دوسرے اس لئے کہ ایک نبی کے مخالف سے سب نبیوں کا مخالف اور جری اللہ فی حلل الانبیاء کی تکذیب کرنے والا یقیناً بہت بڑا بلعم ٹھہرا ؛۔

اہل اللہ کو روحانی برکات سے استجابت دُعاء کی کرامت بھی نصیب ہوتی ہے جیسا کہ آج احمدی جماعت میں اس کے ہزاروں نمونے پائے جاتے ہیں۔ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے اس طرح کی برکات کے ہزاروں لاکھوں نمونے بطور معجزات اور کرامات ظاہر ہوئے۔ لیکن ان معجزات کے متعلق ان مقدسوں کی زیادہ تر یہ غرض جو میں سمجھتا ہوں۔ وُہ یہ ہے۔ کہ ان معجزات کے آئینہ میں لوگوں کو خدا کا چہرہ نظر آئے۔ اور خدا پر ایمان نصیب ہو۔ اور جنہیں ایمان نصیب ہے۔ وُہ ایمان اور عرفان اور روحانیت میں اور بھی ترقی کریں۔ اور مصائب زدہ لوگوں کو مصائب سے نجات حاصل ہو۔ تا اس طرح بھی انہیں خدا کی طرف قدم اٹھانے کی توجہ پیدا ہو۔ اور اس کے علاوہ غیر مسلموں اور غیر احمدیوں کے بالمقابل احمدیت کی برکاتِ تازہ کا نمونہ دکھانے سے بحیثیت مابہ الامتیاز اس کی ممتازانہ شان کا اظہار ہو۔ اور خدا کا جلال اور اس کے نبی کی صداقت پر تازہ برہان کا نمونہ ظاہر ہو۔ اگر قلب ہوائے نفس سے خالی ہو کر اعلائے کلمۃ اللہ کا نصب العین مدنظر رکھ کر دُعاؤں کے ذریعے خدا سے نشان طلب کرے۔ تو یقیناً خدا استجابت دُعاء کی کرامت ضرور عطا فرمائے گا۔ ہاں ان امور میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا توسل آپ کی صداقت کے اظہار کی غرض سے بہت بڑا مؤثر ہے۔ اور اگر صرف دوسرے لوگوں کے پیشہ کی طرح اختیار کرے اور نذروں نیازوں سے صرف طلب زر تک نذور مقصد ہو۔ تو پھر تو یہ حرص و آز کی صورت میں لعنت ہی لعنت ہے۔ ہاں دین کی خدمت اصل مقصد بنانے کے ساتھ اگر بلا مانگے مالی فتوحات حاصل ہوں جن سے دینی امداد وغیرہ حسنات کا نمونہ بھی ظاہر ہو۔ تو کچھ حرج نہیں۔ ہاں نذروں نیازوں کا دُعاء کے عوض میں بطور ٹھیکہ پہلے مقرر کرنا یہ تو محض حرص اور لالچ ہے جو آخر روحانی برکت حاصل ہونے کے بعد انسان کو اخلد الی الارض کی نحوست میں مبتلا کر دیتا ہے۔ ونعوذ باللہ من ذالک ؛۔

ابو البرکات غلام رسول راجیکی۔

ریویو

رسالہ "حور" لاہور

خواتین کا یہ رسالہ ایک عرصہ سے محترمہ امۃ اللہ صاحبہ کی زیر ادارت شائع ہو رہا ہے۔ جس میں خواتین کی دلچسپی کے لئے علمی۔ ادبی۔ معاشرتی اور مذہبی مضامین ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ گھریلو زندگی کی تربیت اور صنعتی تعلیم۔ مثلاً کشیدہ کاری سلائی۔ کٹائی وغیرہ پر مفید ہدایات۔ اور جدید معلومات فراہم کی جاتی ہیں۔ جو کہ موجودہ وقت میں بچیوں کے لئے بہت اہم ہیں۔

زیر نظر نمبر اس کا ایک خاص نمبر ہے۔ جو "دستکاری نمبر" کے نام سے موسوم ہے۔ اس خاص نمبر کو فنِ دستکاری کی مشہور ماہر محترمہ امۃ اللہ صاحبہ۔ اور دیگر چیدہ چیدہ خواتین نے مل کر بہت مفید۔ اور دل کش بنا دیا ہے۔ اس نمبر میں متعدد قسم کے دل فریب ڈیزائنوں کے علاوہ فنِ دستکاری کی مختلف اقسام مثلاً نٹنگ۔ کٹنگ۔ سلائی۔ کٹائی۔ شیڈ ورک۔ موتیوں کی نٹنگ۔ کراسٹچ۔ سلمہ تلہ۔ کشمیری کام۔ اُونی دستکاری۔ سلائی کی مشین سے کشیدہ کاری کے مختلف طریقے اور ترکیبیں مفصل دی گئی ہیں۔ ہماری رائے میں "حور" خواتین کے لئے مفید رسالہ ہے ؛۔ چندہ سالانہ چار روپے

ملنے کا پتہ

مینیجر رسالہ "حور" اللہ یار سٹریٹ برانڈرتھ روڈ۔ لاہور

اثبات امکان حشر نشر

مسئلہ حشر نشر ان مسائل میں سے ہے۔ جو معتبر فی صحۃ الدین ہیں۔ یعنی جب تک ان پر ایمان کامل نہ ہو انسان کا دین اور ایمان صحیح نہیں ہوتا۔ گویا انسان کے ایمان اور دین کی تکمیل کے لئے یہ ایک اہم اور ضروری چیز ہے۔

اس مسئلہ میں بحث دو طریق پر ہوسکتی ہے۔ اول یہ کہ اس کے وقوع پر بحث کی جائے۔ دوم اس کے امکان پر بحث کی جائے۔ بحث وقوع حشر نشر کے لئے یہی کافی ہے کہ شارع کی طرف سے اس کے وقوع کی خبر دی گئی ہے۔ ایک نبی اور رسول جس کی صداقت دلائل واضحہ براہین ساطعہ اور حجج قاطعہ سے ثابت ہوچکی ہے۔ اور جس کی صداقت فی الرسالت والنبوت کو ہم تسلیم کرچکے ہیں جب وہ یہ خبر دیتا ہے۔ کہ حشر نشر واقع ہوگا۔ تو ضروری ہے کہ ہم اس کی اس بات کے آگے بھی سر تسلیم خم کردیں کیونکہ اگر ہم اس کی اس خبر کو سچا نہ سمجھیں گے۔ تو بالفاظ دیگر ہم اس کے دعوے نبوت اور رسالت کے بھی منکر ہوں گے۔ کیونکہ اگر اس کی بعض باتوں کو سچا سمجھا جائے۔ اور بعض کو نہ۔ تو اس سے کذب لازم آتا ہے۔ اور کذب منفی رسالت ہے پس جب ہم نے یہ تسلیم کرلیا۔ کہ وہ اپنے دعوے رسالت و نبوت میں صادق اور راستباز ہے تو اس کی تمام باتوں کو سچا ماننا ہمارا فرض ہے۔ پس ایک صادق اور راستباز نبی کی وقوع حشر نشر کی خبر کو بھی سچا ماننا ضروری ہے۔

دوسرا طریق یہ ہے۔ کہ امکان حشر نشر کا ثبوت دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اس کا ثبوت اس طرح دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان امور پر قدرت رکھتا ہے۔ جو حشر نشر کے مشابہ ہیں۔ اور جب مشبہ بہ پر قدرت رکھتا ہے تو مشبہ پر کیوں نہ رکھے گا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے نحن خلقنٰکم فلولا تصدقون۔ افرئیتم ما تمنون ءانتم تخلقونہ ام نحن الخالقون (سورۂ واقعہ ع ۲)

اس میں اللہ تعالیٰ نے انسانی خلق کو بطور دلیل پیش فرمایا ہے۔ استدلال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر پانی اتارا۔ جس سے نباتات اور مختلف غذائیں پیدا کیں۔ وہ بادل جن سے پانی اترا۔ وہ فضائے آسمانی میں متفرق اور منتشر تھے اللہ تعالیٰ نے ان کو جمع فرمایا۔ اور بارش کی صورت میں پانی اتارا جو غذاؤں کے بننے کا موجب ہوا۔ پھر غذا کے اجزاء اطراف عالم میں متفرق تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو جمع کیا تاکہ انسان انہیں کھائے اور انسان کے ہضم رابعہ سے مادہ منویہ پیدا کیا۔ اور وہ انسانی پیدائش کا موجب ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس آیت کریمہ میں فرماتا ہے۔ کہ جس خدا نے ان متفرق اجزا سے انسان کو وجود بخشا۔ کیا وہ اس بات پر قادر نہیں۔ کہ جب انسان پر موت وارد ہو۔ اور وہ مٹی میں مل کر اس کے اجزا کے اندر مل جائے۔ تو اسے دوبارہ زندہ کردے۔ اور از سر نو وجود بخشے۔ اور اس کے اجزائے متفرقہ کو جمع کردے۔ اگر مشکل بات تھی تو انسانی پیدائش تھی۔ جب اس پر اللہ قادر ہے تو دوبارہ احیاء پر بدرجہ اولےٰ قادر ہے۔ چنانچہ اسی آیت کے آگے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ نحن قدرنا بینکم الموت وما نحن بمسبوقین علیٰ ان نبدل امثالکم وننشئکم فی ما لا تعلمون۔ کہ ہم نے ہی موت کو تمہارے لئے مقدر کیا ہے۔ اور ہم اس بات پر قادر ہیں۔ کہ تمہاری صورتوں کو بدل دیں۔ اور تم کو اس شکل میں پیدا کریں جو تم نہیں جانتے۔ پس کیا ایسا قادر خدا یہ طاقت نہیں رکھتا۔ کہ انسان کو مرنے کے بعد زندہ کردے۔

اسی دلیل کو اللہ تعالیٰ نے سورۂ حج میں تفصیل اور توضیح سے یوں بیان فرمایا ہے۔ یاایھا الناس ان کنتم فی ریب من البعث فانا خلقنٰکم من تراب ثم من نطفۃ ثم من علقۃ ثم من مضغۃ مخلقۃ وغیر مخلقۃ لنبین لکم ونقر فی الارحام ما نشاء الی اجل مسمی ثم نخرجکم طفلا ثم لتبلغوا اشدکم ومنکم من یتوفی ومنکم من یرد الی ارذل العمر لکی لا یعلم من بعد علم شیئا۔ کہ اے لوگو اگر تمہیں بعث بعد الموت میں کچھ شک ہے۔ تو اپنی پیدائش پر غور کرو۔ ہم نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا۔ اور نطفہ علقہ مضغہ مخلقہ وغیر مخلقہ کی صورتوں سے گزار کر ایک وقت مقررہ تک رحم انثیٰ میں ٹھہرا کر انسانی بچہ کی شکل میں نکالا۔ پھر ہم نے تمہاری پرورش کی۔ تاکہ تم اپنی مضبوطی کو پہونچ جاؤ۔ تم میں سے وہ بھی ہے۔ جس کی روح قبض کرلی جاتی ہے۔ اور تم میں وہ بھی ہے۔ جو رذیل ترین عمر کو پہونچتا ہے۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ذرہ اور غور کرو کہ مٹی سے تم کو کس طرح پیدا کیا۔ وتری الارض ھامدۃ فاذا انزلنا علیھا الماء اھتزت وربت وانبتت من کل زوج بھیج۔ کہ یہ مادہ جس سے انسان پیدا ہوتا ہے۔ یہ نتیجہ ہے اغذیہ کا جو زمین سے پیدا ہوتی ہیں۔ اس بات کو بیان فرمانے کے بعد کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح انسان کو تراب سے پیدا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ذالک بان اللہ ھو الحق وانہ یحی الموتی وانہ علیٰ کل شیءٍ قدیر وان الساعۃ اٰتیۃ لاریب فیھا وان اللہ یبعث من فی القبور۔ یہ انسانی پیدائش دلیل ہے اس بات پر کہ وہ مردوں کو دوبارہ زندگی عطا فرماسکتا ہے۔ وہ خدا جس نے مٹی سے سمیع و بصیر بولتا چالتا جیتا جاگتا انسان پیدا کردیا۔ کیا وہ اس بات پر قادر نہیں کہ اس کا دوبارہ حشر نشر کرسکے۔ بلیٰ انہ علیٰ کل شیءٍ قدیر۔

پھر اسی دلیل کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے سورہ مومنون میں یوں بیان فرمایا ہے ولقد خلقنا الانسان من سلالۃ من طین ثم جعلنٰہ نطفۃ فی قرار مکین ثم خلقنا النطفۃ علقۃ فخلقنا العلقۃ مضغۃ فخلقنا المضغۃ عظاما فکسونا العظام لحما ثم انشاٰنہ خلقا اٰخر فتبارک اللہ احسن الخالقین

انسانی پیدائش کے بیان کے بعد فرمایا ثم انکم بعد ذالک لمیتون ثم انکم یوم القیامۃ تبعثون

پھر اسی دلیل کو سورہ قیامت میں بیان فرمایا ایحسب الانسان أن یترک سدی الم یک نطفۃ من منی یمنی ثم کان علقۃ فخلق فسویٰ فجعل منہ الزوجین الذکر والانثیٰ الیس ذالک بقادر علیٰ أن یحیی الموتیٰ

اسی کو سورہ طارق میں یوں بیان فرمایا۔ فلینظر الانسان مما خلق خلق من ماءٍ دافق یخرج من بین الصلب والترائب۔ انہ علیٰ رجعہ لقادر

پس پہلی دلیل امکان قیامت کی انسان کا اپنا وجود ہے۔ اور اس کی پیدائش کے طریقے ہیں۔ کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اجزائے متفرقہ سے اغذیہ کو پیدا کیا۔ پھر ان اغذیہ کو جمع کیا۔ تاکہ انسان ان کو کھائے۔ پھر ان اغذیہ کے ہضم رابعہ سے ایک مادہ پیدا کیا۔ جو ماء دافق کی صورت میں نکلا۔ اور انسانی پیدائش کا موجب ہوا۔

پس یہ مشاہدہ اس بات پر دال ہے۔ کہ ایسا قادر خدا اس کے اعادہ پر بھی ہر طرح قدرت اور طاقت رکھتا ہے۔ کیونکہ اگر کوئی امر مشکل تھا۔ تو وہ پہلی دفعہ پیدا کرنا تھا۔ جب خدا کے لئے پہلی پیدائش مشکل امر نہیں۔ تو اعادہ تو یقیناً اس کے لئے ایک سہل امر ہے ؛ نور الحق انور قادیان

نفع مند کام پر روپیہ لگانے کا موقع

جو دوست اپنا روپیہ کسی نفع مند کام پر لگانا چاہیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ وہ میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ ایسا روپیہ جائداد کی کفالت پر دیا جائے گا۔ جو ہر طرح سے محفوظ رہے گا۔ اور نفع لائے گا ؛

فرزند علی عفی عنہ ناظر بیت المال قادیان

ڈاکٹر ثناء اللہ خانصاحب مرحوم کے مختصر حالات

میرے برادر نسبتی اور تایا زاد بھائی ڈاکٹر ثناء اللہ خانصاحب پندرہ روز کی علالت کے بعد ۲۶ جون ۱۹۴۱ء بروز جمعرات صبح ۹ بجے اپنے محبوب حقیقی سے جاملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم قریباً ڈیڑھ سال سلسلہ عالیہ کے مرکز میں شفاخانہ نور ہاسپٹل میں بطور سب چارج خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ مرحوم ضلع گجرات میں پیدا ہوئے۔ اور ابتدائی تعلیم گجرات میں پانے کے بعد اپنے والد محترم جناب ڈاکٹر احمد خاں صاحب احمدی کے پاس جودھپور چلے گئے۔ اور میڈیکل سکول اندور سے ڈاکٹری کی سند حاصل کی۔

ڈاکٹری امتحان پاس کرنے کے بعد ریاست جودھپور میں دو سال تک ملازمت کی۔ لیکن ان کے دل میں خدمت سلسلہ کا جوش اور بیحد خواہش تھی۔ اس لئے جودھپور کی ملازمت چھوڑ کر قادیان آگئے۔ اور دارالامان میں زندگی بسر کرنے کی نیت کر لی۔ اور اسی نیت سے زندگی وقف کی۔ ۳۸-۱۹۳۷ء میں ان کو سندھ کی احمدی نوآبادی میں میڈیکل افسر مقرر کیا گیا۔ جہاں انہوں نے تین سال نہایت محنت و جانفشانی سے کام کیا۔

پھر اللہ تعالےٰ نے ان کی دیرینہ خواہش پورا کرنے کے لئے مرکز میں خدمات بجالانے کا انہیں موقع دیا۔ اور نور ہاسپٹل میں بطور سب چارج لگائے گئے۔ اس عہدہ پر ۱½ سال ہی کام کرنے پائے تھے کہ پیغام اجل آگیا۔

آپ ہمیشہ اس جذبہ سے کام کرتے تھے کہ زیادہ سے زیادہ اپنے بھائیوں اور مخلوق خدا کی خدمت کا موقع ملے۔ فیس لینے کا آپ کو کبھی خیال تک نہ آتا تھا۔ البتہ اگر کوئی از خود دیتا۔ تو اسے رد کرنا کفران نعمت سمجھتے۔

اگرچہ آپ کی صحت کمزور تھی۔ مگر آپ مریضوں کی خدمت کے لئے ہر وقت کمربستہ رہتے۔ خواہ کوئی کسی وقت بلانے آتا سوائے ایسی مجبوری کے کہ ان کے لئے جانا ناممکن ہوتا۔ کبھی جانے سے انکار نہ کرتے۔ آپ کی کمزوری صحت کو دیکھ کر گھر کے لوگ بعض اوقات اگر یہ کہتے کہ آپ کو اپنی صحت کا بھی خیال رکھنا چاہئیے تو جواب دیتے۔ کہ آپ کو کیا علم ہے۔ شاید میں انہی خدمات کی وجہ سے زندہ ہوں۔ اور یہی میری بخشش کا ذریعہ بن جائیں۔ بسا اوقات ایسا ہوا کہ دن بھر مریضوں کی دیکھ بھال کے بعد کافی رات گئے جب گھر آکر کھانا کھانے لگے تو باہر سے کسی مریض کو دیکھنے کا بلاوا آگیا اس پر بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور کھانا جوں کا توں چھوڑ کر مریض کو دیکھنے کے لئے چلے گئے۔

الغرض رات ہو یا دن کسی وقت کسی بلانے والے کے ساتھ جانے سے انکار نہ کرتے۔ بلکہ اکثر خود بخود بن بلائے بھی مریضوں کو دیکھنے چلے جاتے۔ کیونکہ بعض لوگ حجاب کی وجہ سے یا اس خیال سے کہ فیس نہیں دے سکتے بلانے کی جرأت نہ کرتے۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت کا انہیں خاص شوق تھا۔ بچوں سے بیحد انس رکھتے۔ وقتاً فوقتاً خود ان کی صحت کا معاینہ کرتے رہتے اور بشرط ضرورت مناسب ڈاکٹری مشورہ دیتے صاحبزادگان بھی ان سے بہت مانوس تھے

آٹھ دس سال قبل انہیں ایک مرتبہ خون کی قے اور دستوں کی شکایت ہوگئی تھی۔ اس کے پانچ سال بعد ہر سال دو سال کے بعد ایسے دورے ہوتے رہے مرض الموت میں پندرہ روز بستر پر رہے ظاہری حالت ایسی تھی کہ سوائے شدید کمزوری کے کسی خطرے کا گمان نہ تھا البتہ آخری تین دنوں میں خطرہ کا احساس ہوا۔ وفات کے روز صبح طبیعت بالکل بحال معلوم ہوتی تھی۔ حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب قبلہ ریٹائرڈ سول سرجن کے مشورہ کے مطابق خود سیلین کا انجکشن کرایا۔ مگر اس کے بعد حالت بگڑ گئی۔ اور سانس اکھڑ گیا۔ ان کے والد جناب ڈاکٹر احمد خانصاحب پاس ہی تھے ہر ممکن کوشش کی گئی۔ اور جو ادویات میسر آسکتی تھیں اور مناسب حال معلوم ہوئیں دی گئیں ٹیکے بھی لگائے گئے۔ لیکن کوئی چیز کارگر نہ ہوئی۔

مرحوم کا صرف ایک بچہ بعمر ½۱ سال کا ہے۔ ایک لڑکی اور بڑا لڑکا فوت ہو چکے ہیں قارئین کرام سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ اس بچے کو لمبی عمر کرے اور حسنات دین و دنیا سے بہرہ اندوز کرے مرحوم میرے سگے بھائیوں سے بڑھ کر ہمدرد اور بہی خواہ تھے۔

غمزدہ۔ میر ظفر اللہ خاں۔ دارالرحمت۔ قادیان

جزائر شرق الہند میں تبلیغ

مولوی رحمت علی صاحب مبلغ جزائر شرق الہند لکھتے ہیں:۔ میں نے پہلا دورہ سماٹرا کا کیا۔ پندرہ دن سماٹرا کے شہر میدان میں رہا۔ اور پھر پاڈنگ میں دو ماہ قیام کیا۔ اور دو ہفتہ دوسرے مقامات میں قیام کر کے ۱۲ مارچ ۱۹۴۱ء کو جاوا میں پہنچا۔ اور ۱۶ مارچ سے یکم مئی تک جاوا کا دورہ کیا۔ ۳۰ لیکچر دئیے۔ اور تمام جزیرہ میں لیکچروں کا سلسلہ جاری کیا۔ جو پروگرام کے مطابق تھا اور پروگرام اخبارات میں شائع کرا دیا گیا۔

خوشی و مسرت کا مقام ہے کہ اب جماعت بٹاویہ ملائی رسالہ ستار اسلام کو دوبارہ شائع کرنے کا ارادہ کر چکی ہے۔ اور انشاء اللہ ایک ماہ کے بعد نکلنا شروع ہو جائے گا۔ جماعتہائے جاوا اب بفضلہ تعالےٰ تبلیغ کی طرف متوجہ ہیں۔ جاوا کے دورہ میں میرے ساتھ محمد طیب احمدی بھی رہے۔ اور لیکچر دیتے رہے۔ بٹاویہ میں اب ہر اتوار کی رات کو تقریر ہوتی ہے۔ بچوں کی تعلیم کے لئے ایک مدرسہ کھولا ہے۔ اس میں احمد نوردین اور اشعری صاحب کام کرتے ہیں۔ اس دورہ میں چالیس نئے احمدی ہوئے ہیں۔ جن کی درخواستہائے بیعت حضرت کے حضور روانہ کر دی ہیں۔

(ناظم نشر و اشاعت)

قائدین اور زعماء کی خدمت میں گزارش

آپ ہر ماہ اپنی مجلس کی شعبہ وار کارگزاری رپورٹ فارم پر درج کر کے بھیجتے ہیں۔ مگر اس میں "شعبہ وقارِ عمل" کے خانہ میں آپ کی تحریر کردہ کارگزاری تفصیلی رپورٹ نہیں ہوتی۔ آئندہ ماہوار رپورٹ لکھتے وقت ذیل کی ہدایات کا خیال رکھیں۔

(۱) ہاتھ کے کام میں یہ ظاہر کریں۔ کہ کام کس قسم کا ہوا۔ آیا کوئی سڑک درست کی۔ یا کوئی گڑھا پر کیا۔ یا اور کوئی اس قسم کا کام کیا ہو۔ تو اس کا اندازہ ضرور درج کریں۔ اندازہ کے بغیر رپورٹ نامکمل سمجھی جائے گی۔

(۲) کام جتنے دن یا جتنا وقت کریں۔ وہ بھی ضرور تحریر کریں

(۳) اگر باہر کسی گاؤں میں جا کر آپ وقارِ عمل منائیں۔ تو اس کو بھی پوری تفصیل کے ساتھ درج کریں۔

(۴) جو مجالس ہاتھ کے کام میں سست ہیں۔ وہ اس طرف متوجہ ہوں۔ اور غور کریں۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے متعدد بار اس کی اہمیت بیان فرمائی ہے۔

خاکسار:۔ مرزا منور احمد مہتمم وقارِ عمل

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کا ورزشی مقابلہ

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے زیر اہتمام ۲۲ر احسان ۱۳۲۰ ہش کو بعد دوپہر دو بجے سے چھ بجے شام تک نہر لاہور پر ٹرپ کیا گیا۔ اور ورزشی مقابلے کرائے گئے۔ جن اراکین کو تیرنا نہ آتا تھا۔ انہیں سکھایا گیا۔ تیراکی کا مقابلہ بھی ہوا۔ اور ہر مقابلہ میں اوّل رہنے والے کو انعام دیا گیا۔ علاوہ لاہور کی مجلس کے اراکین کے بعض بیرونی مجالس کے ممبران نے بھی شرکت کی کل حاضری اکیسو چالیس افراد کی تھی۔ ان میں اطفال بھی شامل تھے۔ ہر بچہ ایک خادم کے سپرد تھا۔ سب سے پہلے کبڈی کا مقابلہ ہوا چودھری اسد اللہ خان صاحب اور چودھری غلام رسول صاحب کی سرکردگی میں دو ٹیمیں بنائی گئیں نصف گھنٹہ کے قریب مقابلہ ہوا۔ اور دو بہترین کھلاڑیوں کو انعام کا مستحق ٹھہرایا گیا۔ کبڈی کے بعد گولا پھینکنا۔ کلائی پکڑنا۔ اور مختلف دوڑیں مثلاً سو گز کی دوڑ اور دو سو بیس گز کی دوڑ کے مقابلے ہوئے۔ بعد ازاں تیرنے کے مقابلے ہوئے۔ اطفال نے تیراکی اور گولا پھینکنے کے سوا باقی سب مقابلوں میں حصہ لیا۔ ان میں سے بھی اوّل رہنے والوں کو انعام دیا گیا۔ مجلس خدام الاحمدیہ لاہور نے فیصلہ کیا تھا۔ کہ اراکین کو خدمات سرانجام دینے کی ترغیب دلانے کیلئے ہر تین ماہ کے بعد ہر حلقہ کی مساعی کی رپورٹ سنائی جایا کرے۔ اور بہترین کام کرنیوالے حلقہ کو انعامی جھنڈا دیا جائے۔ اس موقعہ پر ایسا جلسہ کیا گیا جس میں قائد صاحب نے ہر حلقہ کی رپورٹ کا ذکر کیا۔ اور خامیاں بھی بتائیں۔ حلقہ چابکسواراں کو اوّل قرار دیا مجلس لاہور نے یہ بھی فیصلہ کیا۔ کہ بہترین کام کرنے والے رکن کو بھی انعام دیا جائے۔ اس موقعہ پر استاد محمد اقبال صاحب حوالدار اس انعام کے مستحق قرار پائے۔ جناب چودھری اسد اللہ خان صاحب نے انعامات تقسیم کئے جلسہ سوا چھ بجے شام عہد نامہ اور دعا کے بعد برخاست ہوا۔

دفتر مرکزیہ مجلس خدام الاحمدیہ

جغرافیکل سوسائٹی (تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان) کا سفر کھیوڑہ

جغرافیکل ایسوسی ایشن کے ساٹھ ممبر (جن میں متعدد اساتذہ بھی شامل ہیں) جناب قاضی عبد اللہ صاحب بی۔ اے ہیڈ ماسٹر کی سرکردگی میں پنجاب کے مختلف تاریخی اور جغرافیائی حیثیت کے مقامات دیکھنے کیلئے ۲۵ر جون کو روانہ ہوئے۔ اسی دن امرتسر میں شری گورو رام داس ہائی سکول کے ساتھ والی بال کا میچ کھیلنے کے علاوہ پارٹی کے ممبران نے جلیانوالہ باغ اور "دربار صاحب" دیکھا۔ ان دونوں مقامات کی تاریخی حیثیت کے متعلق اخوند عبد القادر صاحب ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی اور ماسٹر علی محمد صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی نے طلباء کو ضروری معلومات بہم پہنچائیں۔ دوسرے دن دس بجے صبح جب گاڑی کھیوڑہ اسٹیشن پر پہنچی۔ تو جماعت احمدیہ کھیوڑہ کے بعض دوست ملک محمد ہاشم صاحب ٹھیکیدار کی معیت میں موجود تھے۔ پارٹی کا قیام احمدیہ لائبریری میں رہا احمدیہ لائبریری کی بلڈنگ میں مسجد بھی ہے۔ اور مسافروں کو ہر طرح کا آرام مہیا کیا جاتا ہے۔ لیکن باوجود اس انتہائی تگ و دو کے جو ملک محمد ہاشم صاحب انچارج بلڈنگ کرتے رہے حکام متعلقہ نے پانی کی دقت کو دور کرنے میں ان کا پوری طرح ہاتھ نہیں بٹایا۔ اسی طرح اگرچہ حکام نے جہاں تک ہمیں معلوم ہوا ہے۔ مذکورہ پبلک بلڈنگ بنوانے میں ملک صاحب کو پوری پوری امداد دی ہے۔ لیکن پھر بھی چاردیواری نہ ہونے کی وجہ سے قافلوں کو ایک گونا دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اگر متعلقہ افسران اس طرف توجہ دیکر اس کے اردگرد دیوار بنوا دیں تو بہت ہی اچھا ہو۔ ایسوسی ایشن کا دو دن کھیوڑہ میں قیام رہا۔ جماعت احمدیہ کے افراد نے انتہائی خلوص اور محبت کے ساتھ ہماری تمام ضروریات مہیا کیں۔ ملک صاحب موصوف نے ہمارے کھانے کا انتظام بھی اپنی گرہ سے کیا۔ اور ہر طرح سے پارٹی کو آرام و آسائش پہنچائی۔ نمک کی کان دکھلانے کی اجازت حاصل کرکے پارٹی کو منیجر صاحب کی وساطت سے ان کے مقرر شدہ افسران کی نگرانی میں کان کے مختلف حصوں کی سیر کرانے کا انتظام بھی کیا۔ اس کان کو دیکھنے سے طلباء کے معلومات میں بہت اضافہ ہوا۔ ہم افسران متعلقہ کے شکرگذار ہیں۔ کہ وہ پارٹی کے مختلف حصوں کو کان دکھلاتے رہے۔ کان کی سیر سے واپسی پر پارٹی کے ایک حصے نے کھیوڑہ میں والی بال کا میچ کھیلا۔ شام کو جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام تبلیغی جلسہ کیا گیا جس میں مولوی عبد الاحد صاحب مولوی فاضل اور اخوند عبد القادر صاحب ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی نے جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی اور خصوصی عقائد پر لیکچر دیئے۔ دوسرے دن طلباء نے صبح ڈالمیا سیمنٹ فیکٹری کو جو وہاں سے دو اڑھائی میل کے فاصلہ پر ہے۔ دیکھا۔ اسکے منیجر صاحب بھی ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں۔ کہ انہوں نے ہر طرح سہولت بہم پہنچائی۔ واپسی پر فٹ بال کی ٹیم نے ملکوال میں فٹ بال کا میچ کھیلا جسمیں سٹیشن سٹاف کے بعض ممبر بھی شامل تھے۔ پارٹی صبح سویرے شاہدرہ سٹیشن پر اتری۔ وہاں مقبرہ جہانگیر و نورجہاں اور دیگر پرانی اور تاریخی عمارات دیکھنے کے بعد پارٹی نے لاہور آکر شاہی مسجد۔ قلعہ اور دیگر دلچسپ تاریخی مقامات دیکھے اور شام کی گاڑی سے قادیان پہنچ گئی۔

وہ تمام دوست جنہوں نے اس ٹرپ کو کامیاب بنانے میں میرا یا سکرٹری صاحب کا ہاتھ بٹایا۔ ایسوسی ایشن کے شکریہ کے مستحق ہیں۔

خاکسار محمد ابراہیم پریذیڈنٹ جغرافیکل سوسائٹی

چندہ جلسہ سالانہ ابھی سے قسط وار ادا کیا جائے

مالی سال رواں کے دو ماہ ختم ہو رہے ہیں۔ لیکن چندہ جلسہ سالانہ گذشتہ سال کی نسبت اس سال کم وصول ہوا ہے۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ عہدیداران جماعت مالی سال رواں میں اپنی اپنی جماعت کے دوستوں سے چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کے لئے پوری کوشش نہیں کر رہے۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ اپنی اپنی جماعت کے دوستوں سے ابھی سے ماہواری چندہ کے ہمراہ جلسہ سالانہ کا چندہ بھی قسط وار یا حسب توفیق یکمشت وصول کرنے کی پوری سعی فرما دیں۔ تا نومبر ۱۹۴۱ء سے پہلے پہلے چندہ جلسہ سالانہ تمام دوستوں کا داخل خزانہ ہو سکے

ناظر بیت المال

ڈاکٹر عبد القیوم صاحب کا تبادلہ

ڈاکٹر مرزا عبد القیوم صاحب چغتائی۔ انچارج ریلوے ہسپتال پانی پت جو یہاں دو سال سے تھے۔ اب ان کا تبادلہ کوہاٹ چھاؤنی ہو گیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نہایت خوش خلق ہنس مکھ زندہ دل اور شگفتہ مزاج انسان ہیں۔ اپنے اعلیٰ کیریکٹر اور پاکیزہ اخلاق کے باعث نہ صرف ہم احمدیوں کو بلکہ تمام اہل پانی پت کو ان کے تبادلہ کا نہایت رنج اور قلق ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف اخلاق و مروت کے ساتھ اپنے فن میں بھی نہایت ماہر ہیں۔ اور اسی وجہ سے یہاں بہت ہر دلعزیز ہو گئے۔ ہم احمدیان پانی پت احباب کوہاٹ کو مبارکباد دیتے ہیں کہ ایسے قابل۔ لائق اور ہمدرد ڈاکٹر سے اب ان کو مستفید ہونے کا موقعہ ملیگا۔ ڈاکٹر صاحب نہایت فاضل اور بشاشت کے ساتھ تمام چندوں میں شرکت کرنے والے موصی اور نہایت ہی مخلص شخص ہیں۔ ہماری دلی دعا ہے۔ کہ وہ جہاں بھی رہیں۔ خوش و خرم رہیں اور اللہ تعالےٰ ان کے درجات میں ترقی عطا فرمائے۔

خاکسار محمد اسمٰعیل از پانی پت

سرکاری ملازمت کیلئے ملازمین کی ضرورت

مندرجہ ذیل اسامیوں کے لئے ملازمین کی ضرورت ہے خواہشمند احباب جلد از جلد اپنی درخواستیں بمعہ نقول سرٹیفکیٹ نظارت ہذا کو بھیج دیں۔ سرنامہ کی جگہ خالی چھوڑ دی جائے۔ ڈاکٹر ایم۔ بی۔ بی۔ ایس۔ ڈاکٹر سب اسسٹنٹ سرجن کلاس کے پاس شدہ ایس۔ ڈی۔ او۔ سپرنٹنڈنٹ۔ اوورسیر۔ سپروائزر۔ ڈرافٹسمین سٹورکیپرز۔ ٹیچرز (جے۔ وی + ایس۔ وی + بی۔ اے اور بی ٹی) اور درزی۔

ناظر امور عامہ قادیان

خریداران "الفضل" جن کی خدمت میں وی پی ارسال ہونگے

(گذشتہ سے پیوستہ)

ذیل میں ان احباب کی فہرست درج کی جاتی ہے جن کا چندہ ۲۱ رجون ۱۹۴۱ء سے ۲۰ رجولائی ۱۹۴۱ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان میں وہ احباب بھی شامل ہیں جو ماہوار چندہ ارسال فرمایا کرتے ہیں۔ ان کے نام محض اطلاع کی غرض سے شائع کئے گئے ہیں۔ تاکہ وہ حسب دستور چندہ ارسال فرمادیں۔ دوسرے تمام احباب کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ ازراہ کرم ۸ رجولائی ۱۹۴۱ء سے قبل اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں یا اس تاریخ سے قبل وی پی روکنے کے متعلق اطلاع بھجوادیں۔ جو احباب ان دونوں صورتوں میں سے کوئی صورت بھی اختیار نہ کریں گے۔ ان کے متعلق یہی سمجھا جائیگا۔ کہ وی پی وصول فرمانے کیلئے تیار ہیں۔ پھر اگر ان کی خدمت میں وی پی پہنچے۔ تو ان کا فرض ہوگا۔ کہ وصول فرمائیں۔ بعض دوست نہ رقم ارسال فرماتے ہیں۔ نہ وی پی روکنے کی اطلاع دیتے ہیں۔ لیکن جب وی پی جائے۔ تو واپس کر دیتے ہیں۔ اور ساتھ ہی گلہ بھی کرتے ہیں۔ کہ پرچہ کیوں بند کیا گیا۔ یہ طریق سراسر نقصان دہ ہے جس سے احباب کو احتراز کرنا چاہیئے۔

خاکسار مینیجر "الفضل"

۱۵۲۳۹ - پیر محمد اکبر صاحب
۱۵۲۴۱ - جمعدار فیروز الدین صاحب
۱۵۲۵۰ - سلطان علی صاحب
۱۵۲۵۲ - احمد الدین صاحب
۱۵۲۵۶ - احسان اللہ صاحب
۱۵۲۵۷ - چوہدری عبد اللہ خانصاحب
۱۵۲۶۵ - کے ایم گل صاحب
۱۵۲۷۹ - بشارت احمد صاحب
۱۵۲۹۷ - اہلیہ صاحبہ احمد صاحب ایم اے
۱۵۳۱۲ - مولوی احمد الدین صاحب
۱۵۳۲۲ - مراد بخش صاحب
۱۵۳۳۱ - س ص ع معرفت سید محمود احمد صاحب
۱۵۳۳۲ - قاضی محمد شفیع صاحب
۱۵۳۲۸ - الٰہی بخش رحیم بخش صاحب
۱۵۳۴۳ - عباس علی شاہ صاحب
۱۵۳۵۶ - عبد الرحمن صاحب
۱۵۳۶۱ - مستری محمد اسمٰعیل صاحب
۱۵۳۷۳ - ڈاکٹر اختر محمود صاحب
۱۵۳۷۷ - شیخ محمد احمد صاحب
۱۵۳۸۱ - ایم کے عابد شریف
۱۵۳۹۶ - عبد الرحیم خانصاحب
۱۵۳۹۷ - محمد سلیمان صاحب
۱۵۴۰۴ - راجہ بشیر الدین احمد صاحب
۱۵۴۱۰ - چوہدری محمد نواز صاحب
۱۵۴۲۳ - عبد الغنی صاحب
۱۵۴۲۴ - محمد حسین صاحب
۱۵۴۲۸ - عبد الرؤف خانصاحب
۱۵۴۳۰ - ڈاکٹر خیر الدین صاحب

۱۵۴۳۱ - سلطان احمد صاحب
۱۵۴۳۲ - شیخ منظور احمد صاحب
۱۵۴۳۶ - الٰہی بخش صاحب
۱۵۴۳۷ - ایم سعید احمد صاحب
۱۵۴۵۲ - سید شاہ زمان صاحب
۱۵۴۹۸ - سید محمد محسن صاحب
۱۵۴۹۹ - محمد سعید کلیم صاحب
۱۵۵۰۰ - بابو محمد نصیب صاحب
۱۵۵۰۲ - سکرٹری صاحب
۱۵۵۰۵ - چوہدری کرم الٰہی صاحب
۱۵۵۰۹ - عبد الرحیم احمد صاحب
۱۵۵۱۱ - اے ایچ ملک صاحب
۱۵۵۱۸ - ایم محمد انور صاحب
۱۵۵۲۴ - سکرٹری صاحب انجمن احمدیہ
۱۵۵۲۳ - محمود احمد صاحب
۱۵۵۲۵ - عزیز حسین صاحب
۱۵۵۳۰ - خان محمد افضل خانصاحب
۱۵۵۳۵ - غلام احمد صاحب
۱۵۵۳۷ - علی بن عبد القادر صاحب
۱۵۵۳۸ - ضیاء الدین احمد صاحب
۱۵۵۴۳ - محمد جعفر خان صاحب
۱۵۵۴۴ - بشیر احمد صاحب
۱۵۵۴۶ - حکیم رحمت اللہ صاحب
۱۵۵۶۵ - بابو فقیر اللہ صاحب
۱۵۵۶۶ - محمد صادق صاحب
۱۵۵۶۹ - فیروز الدین صاحب
۱۵۵۷۰ - مرزا محمد عظیم صاحب
۱۵۵۷۱ - رشید احمد صاحب
۱۵۵۷۵ - چوہدری فضل احمد صاحب

۱۵۵۷۸ - مولوی عبد اللہ صاحب
۱۵۵۸۰ - مولوی عبد الرحمن صاحب
۱۵۵۸۱ - شیخ محمد فخر الدین صاحب
۱۵۵۸۳ - کرم الٰہی صاحب
۱۵۵۸۷ - شیخ بشیر الدین صاحب
۱۵۵۸۸ - محمد قاسم صاحب
۱۵۵۸۹ - ملک منظور الحق صاحب
۱۵۵۹۱ - چوہدری محمد نقی صاحب
۱۵۵۹۳ - " عزیز اللہ صاحب
۱۵۶۰۱ - " غلام محمد صاحب
۱۵۶۰۳ - " نذیر احمد صاحب
۱۵۶۰۴ - " بشیر احمد صاحب
۱۵۶۰۹ - " سردار خانصاحب
۱۵۶۱۰ - ریاض الدین صاحب
۱۵۶۱۲ - بیگم صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب
۱۵۶۱۳ - حکیم دین محمد صاحب
۱۵۶۱۵ - عبد السلام صاحب
۱۵۶۱۶ - افتخار علی صاحب
۱۵۶۱۸ - عبد الحی صاحب
۱۵۶۲۰ - ملک محمد خانصاحب
۱۵۶۲۱ - احمد حسین صاحب
۱۵۶۲۳ - اے ایچ خانصاحب
۱۵۶۲۴ - شیخ عبد الحمید صاحب
۱۵۶۲۸ - شیخ عبد الغنی صاحب
۱۵۶۳۴ - محمد اسحاق علی صاحب
۱۵۶۳۵ - محمد شفیع صاحب
۱۵۶۳۸ - سکرٹری صاحب
۱۵۶۳۹ - شیخ بشیر صاحب

۱۵۶۴۲ - بجانہ جمعدار فیروز الدین صاحب
۱۵۶۴۶ - محمد عبد اللہ صاحب
۱۵۶۴۸ - شوکت حیات خانصاحب
۱۵۶۵۰ - مولوی محمد نواز صاحب
۱۵۶۵۱ - چوہدری غلام قادر صاحب
۱۵۶۵۶ - نصیر احمد صاحب
۱۵۶۵۷ - ظہیر احمد صاحب
۱۵۶۵۹ - محمد اقبال صاحب
۱۵۶۶۰ - برکت اللہ صاحب
۱۵۶۶۵ - ایس ایف فیضی صاحب
۱۵۶۶۸ - سعید احمد صاحب
۱۵۶۷۰ - حکیم احمد حسن صاحب
۱۵۶۷۳ - چوہدری غلام رسول صاحب
۱۵۶۷۵ - سید عبد الرحمن صاحب
۱۵۶۷۶ - افتخار احمد صاحب

۱۵۶۷۸ - مولوی محمد یوسف صاحب
۱۵۶۷۹ - غلام احمد صاحب
۱۵۶۸۰ - غلام حسن خانصاحب
۱۵۶۸۱ - محمد یوسف صاحب
۱۵۶۸۴ - شیخ رحمت اللہ صاحب
۱۵۶۸۸ - فضل کریم صاحب
۱۵۶۸۹ - محمد یوسف صاحب
۱۵۶۹۰ - ملک کرم الٰہی صاحب
۱۵۶۹۱ - سید ارتضاء علی صاحب
۱۵۶۹۲ - سید ناصر احمد صاحب
۱۵۶۹۵ - نظام الدین صاحب
۱۵۶۹۶ - پال برادرس اینڈ کو
۱۵۷۰۰ - فیض محمد صاحب
۱۵۷۰۱ - مولوی منظور احمد صاحب
۱۵۷۰۲ - منشی محمد سلیم صاحب

۱۵۷۰۸ - ملک مقبول احمد صاحب
۱۵۷۰۹ - عبد الحمید صاحب
۱۵۷۱۴ - ایم غلام رسول صاحب
۱۵۷۱۵ - سید بشیر احمد شاہ صاحب
۱۵۷۱۸ - آنریری سکرٹری صاحب
۱۵۷۱۹ - خانصاحب سید ضیاء الحق خانصاحب
۱۵۷۲۷ - سلطان علی صاحب
۱۵۷۳۱ - لائبریری میونسپل کمیٹی
۱۵۷۳۲ - منشی خلیل الرحمن صاحب
۱۵۷۳۷ - چوہدری فتح محمد صاحب
۱۵۷۳۸ - مولوی عبد القادر صاحب
۱۵۷۴۷ - قادر داد خانصاحب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن یکم جولائی۔ بی بی سی کے بیان کے مطابق جرمن فوجوں نے لٹویا کے دارالسلطنت ریگا پر قبضہ کر لیا ہے۔ روس نے بھی اس خبر کو درست قرار دیا ہے۔

لنڈن یکم جولائی۔ سویڈن کی گورنمنٹ نے اجازت دیدی ہے۔ کہ جو شخص بطور والنٹیر روس کے خلاف لڑنے کے لئے جانا چاہے جا سکتا ہے کیبنٹ میں کئی تبدیلیاں ہو گئی ہیں۔ وزیر خارجہ کو علیحدہ کر دیا گیا ہے۔ اور وزیر اعظم نے اس عہدہ کا چارج لے لیا ہے۔

لنڈن یکم جولائی۔ ملک معظم نے مشرق وسطےٰ کے مشہور برطانی کمانڈر انچیف سر آرچیبالڈ ویول کو ہندوستان کا کمانڈر انچیف مقرر کر دیا ہے۔ اور ہندوستان کے موجودہ کمانڈر انچیف سر آکن لیک ان کی جگہ مقرر ہوئے ہیں جو قاہرہ پہونچ چکے ہیں۔

لنڈن یکم جولائی۔ برلن سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جرمن گورنمنٹ نے نانکن (چین) گورنمنٹ کو باقاعدہ تسلیم کر لیا ہے۔ روم سے بھی اعلان کیا گیا ہے کہ اٹلی کی حکومت نے بھی اسے تسلیم کر لیا ہے۔ جنرل چیانگ کائی شیک نے برلن اور روما سے اپنے سفیر واپس بلا لئے ہیں۔

ماسکو یکم جولائی۔ آج روس میں جبری بھرتی کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ سولہ سے پچاس سال تک کی عمر کے مرد اور ۱۸ سے ۴۵ سال تک کی عورتیں جنگی خدمات کے لئے بھرتی کی جائیں گی۔ روسیوں نے رومانیہ کے کئی علاقوں میں اپنے پیراشوٹ سپاہی اتارے ہیں یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ روسی فوجیں بھی دریائے ڈینیوب کو پار کر کے رومانیہ میں داخل ہو گئی ہیں۔

برُوشلم یکم جولائی معلوم ہوتا ہے۔ کہ شام میں مصر کی قسم کی آزادی دیدی جائے گی۔ موجودہ شامی گورنمنٹ سے کہا گیا ہے کہ اس دوران میں اپنے فرائض جاری رکھے۔ اس آزادی کے لئے برطانیہ اور شام کے درمیان ایک نیا معاہدہ ہوگا۔

لنڈن ۲ جولائی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ برطانیہ کے ایک مشہور جرنیل روسی افواج کے ہیڈ کوارٹرز میں پہونچ چکے ہیں جرمنوں نے دعویٰ کیا ہے۔ کہ انہوں نے فن لینڈ کی روسی بندرگاہ کو گھیر لیا ہے۔ وہ کریلیا کی خاکنائے سے ہو کر لینن گراڈ کی طرف بڑھنے کی کوشش میں ہیں۔ اور جھیل لڈوگا کے مغربی کنارے پر پہنچ چکے ہیں۔ اور منسک کے علاقہ میں سفید روس کے دارالسلطنت سے چالیس میل مشرق کی طرف جا پہنچے ہیں۔ اس علاقہ میں سب سے زیادہ سخت جنگ ہو رہی ہے۔ روسی کہتے ہیں کہ وہ بڑے پیمانہ پر جوابی حملے کر رہے ہیں اور جرمن فوج کے اگلے ٹینک دستوں کو انہوں نے روک لیا ہے۔

ٹوکیو ۲ جولائی۔ مسٹر متسوکا وزیر خارجہ جاپان نے آج جرمنی و روس کی لڑائی کے بارہ میں اظہار رائے کرتے ہوئے کہا۔ کہ جاپان بالکل چوکس اور ہوشیار ہے۔ ہم اس جنگ کو صرف ان دو ملکوں کی جنگ نہیں سمجھتے۔ بلکہ حالات کو پورے غور سے دیکھ رہے ہیں مشرقی ایشیا کے لئے اس وقت حالت نازک ہوتی جا رہی ہے۔ اس اعلان کے بعد روسی اور جرمنی سفراء نے باری باری ان سے ملاقات کی۔ اور دریافت کیا۔ کہ اس کا کیا مطلب ہے۔ معلوم نہیں ان کو کیا جواب دیا گیا۔ وزیر اعظم جاپان نے ایک براڈکاسٹ پیغام میں اہل جاپان سے کہا۔ کہ دوسرے جو چاہتے ہیں کہیں وہ اپنا کام کرتے جائیں۔ ہمیں صرف اپنی طاقت اور قومی وسائل پر بھروسہ ہے۔

لنڈن ۲ جولائی۔ رائل ایئر فورس نے بریسٹ کی سمندری چھاؤنی پر بمباری کی۔ جرمنی کے سب سے بڑے تین جنگی جہاز یہاں چھپے ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک پر بم لگے۔ فرانس میں دشمن کے ہوائی اڈوں پر بھی بمباری کی گئی۔

شملہ ۲ جولائی۔ سر آکن لیک نے ہندوستان سے روانہ ہونے سے پیشتر ایک پیغام میں کہا کہ مجھے امید ہے۔ اہل ہند ہندوستان کے فوجی شہریوں کے ساتھ مل کر اور وائسرائے ہند کی رہنمائی میں نئے زمانہ کی داغ بیل ڈالنے کی کوشش کریں گے۔

لنڈن ۲ جولائی۔ جرمن ریڈیو نے آج ایک خاص اعلان میں اس امر کا دعویٰ کیا ہے کہ جرمن فوجوں نے ایک لاکھ روسیوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ اس کے علاوہ چار سو توپیں اور تین سو ٹینک بھی ان کے قبضہ میں آ گئے ہیں۔ روس کے سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ روسی علاقہ میں پانچ محاذوں پر سخت لڑائی ہو رہی ہے۔ اور روسی فوجیں تمام مورچوں پر مضبوطی سے مقابلہ کر رہی ہیں مگر روسیوں نے یہ نہیں بتایا کہ جرمن فوجیں کس حد تک بڑھ آئی ہیں

لنڈن ۲ جولائی۔ آج کے روسی اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ بحیرہ بالٹک اور بحیرہ اسود میں سات جرمن آبدوزیں برباد کر دی گئی ہیں۔

لنڈن ۲ جولائی۔ اب یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت برطانیہ کی طرف سے اس بات کا انتظام کیا گیا ہے۔ کہ ہوائی جہاز تیار کرنے والے روسی کارخانے برطانیہ کے کارخانوں کے تجربہ سے فائدہ اٹھا سکیں۔

لنڈن ۲ جولائی۔ یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ کے نائب وزیر خارجہ نے آج ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ روس نے پہلی بار حکومت امریکہ سے سامان جنگ مانگا ہے۔ کل روسی سفیر نے اس بارہ میں مسٹر سمر ویلز سے بات چیت کی تھی۔ اور اخباری نمائندوں کو بھی بتایا تھا۔ کہ حکومت روس نے یونائیٹڈ سٹیٹس کو سامان جنگ کا بہت بڑا آرڈر دیا ہے۔

لنڈن ۲ جولائی۔ آج صبح جرمن ریڈیو سے ایک تقریر کی گئی جس میں اس امر کو تسلیم کر لیا گیا۔ کہ نازی روس میں اپنی ریزرو فوجوں کو بھی استعمال کر رہے ہیں۔

لنڈن ۲ جولائی۔ ایبے سینیا میں انگریزی فوجوں نے ۳۷۵ اطالوی پکڑ لئے ہیں۔ جن میں ایک جرنیل بھی شامل ہے۔ کچھ توپیں بھی ہاتھ آئی ہیں۔

لنڈن ۲ جولائی۔ مسٹر چرچل نے آج پارلیمنٹ میں مشرق وسطےٰ کی تبدیلیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ برطانوی سلطنت کے تمام حصوں میں اس تبدیلی پر اطمینان کا اظہار کیا گیا ہے۔

شملہ ۲ جولائی۔ آج تیسرے پہر شملہ سے ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا کہ سر آکن لیک نے قاہرہ سے ہندوستانی فوجوں کو ایک پیغام بھیجا ہے جس میں لکھا ہے کہ کمانڈر انچیف کی حیثیت سے میں نے ہندوستان میں جب تک کام کیا شہری اور فوجی برابر میرا ہاتھ بٹاتے رہے۔ مجھے افسوس ہے کہ میں سنٹرل اسمبلی کی نئی ڈیفنس کمیٹی کو کام شروع کرتے نہ دیکھ سکا۔ مجھے اس سے بہت دلچسپی ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ جنرل ویول بھی اس کام کی اہمیت کو سمجھیں گے۔ میں نے امید اور بھروسہ کے ساتھ ہندوستان کو چھوڑا ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ ہندوستان کی طاقت کسی طرح کم نہیں۔ مجھے اس امر کی بھی خوشی ہے کہ جنرل ویول جو فنون جنگ کے پورے ماہر ہیں۔ اب ہندوستانی فوجوں کی راہنمائی کریں گے۔ آخر میں آپ نے ہندوستان کے سمندری اور ہوائی بیڑے کی بھی بہت تعریف کی۔

لنڈن ۲ جولائی۔ شام میں برطانوی فوجوں کو اور کمک پہونچ گئی ہے۔ اور اب انہوں نے تیزی سے آگے بڑھنا شروع کر دیا ہے۔ قاہرہ کے فوجی حلقوں کا بیان ہے کہ پالمیرا میں حالت تسلی بخش ہے۔

لنڈن ۲ جولائی۔ نیویارک کی غیر سرکاری خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ کے جس جہاز کو ایک جرمن آبدوز نے گزشتہ دنوں تباہ کر دیا تھا۔ اس کے متعلق امریکہ نے جرمنی سے دس لاکھ ڈالر ہرجانہ کا مطالبہ کیا ہے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی بی اے